مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوت

کراچی

رضائے الٰہی

اگر ستر برس کی محنت و ریاضت کے بعد بھی تھوڑی سی توجہ محبوب حقیقی اور بارگاہ لم یزل کی حاصل ہو جائے تو نعمت غیر مترقبہ اور احسان غیر متناہی ہے۔

شیخ العرب والعجم

حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہٗ۔

جلد ۱ | ۷ تا ۱۳ رجب ۱۴۰۳ھ بمطابق ۲۲ تا ۲۸ اپریل ۱۹۸۳ء | شمارہ ۲۵

خصائل نبوی

خصائل نبوی برشمائل ترمذی

حضور علیہ السلام کا دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننے کا بیان

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ

حدثنا محمد بن ابی عمر حدثنا سفیان عن ایوب بن موسیٰ عن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتخذ خاتما من فضۃ و جعل فصہ مما یلی کفہ و نقش فیہ محمد رسول اللہ و نہی ان ینقش احد علیہ و ھو الذی سقط من معیقیب فی بیر اریس۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی، اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب کو رہتا تھا اس میں محمد رسول اللہ کندہ کرایا تھا اور لوگوں کو منع فرما دیا تھا کہ کوئی شخص اپنی انگوٹھی پر یہ کندہ نہ کرائے۔ یہ وہی انگوٹھی تھی جو معیقیب سے حضرت عثمان کے زمانہ میں بیر اریس میں گر گئی تھی۔

فائدہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اوروں کو اس لیے منع فرما دیا تھا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کمال اتباع میں اگر یہی کندہ کرا لیتے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر دوسروں کی مہر کے ساتھ مخلوط ہو جاتی۔ معیقیب رضی اللہ عنہ ایک صحابی تھے جو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے انگوٹھی کے محافظ تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی جن اوقات میں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم انگوٹھی پہنے ہوئے نہیں ہوتے تھے اس وقت میں معیقیب رضی اللہ عنہ کے پاس محفوظ رہتی تھی۔ ایسے ہی پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں رہا اور ایسے ہی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ حکومت میں۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ بھی یہی صورت تھی۔ اسی دوران میں ایک مرتبہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو انگوٹھی دے رہے تھے یا حضرت عثمان سے لے رہے تھے کہ اس حالت میں انگوٹھی گری اور کنوئیں میں جا پڑی اس میں روایات مختلف ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گری یا حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ کے پاس سے ـــــ علماء نے یہی صورت جمع کی تجویز فرمائی ہے جو اوپر لکھی گئی۔ اس صورت میں دونوں روایتیں صحیح ہیں اس لیے کہ جب درمیان میں گری تو اس کی نسبت ہر ایک کی طرف صحیح ہے۔

حدثنا قتیبۃ بن سعید قال حدثنا حاتم بن اسمعیل عن جعفر بن محمد عن ابیہ قال کان الحسن و الحسین رضی اللہ عنہما یتختمان فی یسارھما۔

امام محمد باقرؒ فرماتے ہیں کہ حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

فائدہ یہ حدیث امام ترمذی رحمہ اللہ کے باب کی سرخی کے خلاف ہو گئی اس لیے کہ باب داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننے کا منعقد فرمایا تھا۔ اس کی توجیہ یہ کی جا سکتی ہے کہ مقصود اس قسم کی روایات سے

باقی صفحہ 9 پر

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی ہفت روزہ ـــ ختم نبوت

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم

سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمان

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

مولانا بدیع الزمان

مولانا منظور احمد الحسینی

مینیجر

علی اصغر چشتی صابری، ایم۔اے۔ایل۔ایل۔بی

فی پرچہ ۱۔ ڈیڑھ روپیہ

بدل اشتراک

سالانہ	۶۰ روپیہ
ششماہی	۳۵ روپیہ
سہ ماہی	۲۰ روپیہ

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپیہ
کویت، اومان، شارجہ دوبئی، اردن اور شام	۲۴۵ روپیہ
یورپ	۲۹۵ روپیہ
اسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۷۰ روپیہ
افریقہ	۳۱۰ روپیہ
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپیہ

رابطہ دفتر

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش کراچی

ناشر:۔ عبدالرحمٰن یعقوب باوا

طابع:۔ کلیم الحسن نقوی انجمن پریس، کراچی

مقام اشاعت:۔ ۲۰/A سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ، کراچی

فہرست

(۱) خصائل نبوی ﷺ — حضرت شیخ الحدیث (۲)

(۲) افادات عارفی — محمد جمیل خان (۳)

(۳) ابتدائیہ — سعید احمد جلال پوری (۵)

(۴) قادیانی دجل کا ازالہ — قاری عطاالرحمٰن رحمانی (۷)

(۵) مقالہ — .... (۱۰)

(۶) حیا — محمد قاسم کھچی (۱۳)

(۷) کاروانِ ختم نبوت — چشتی صابری (۱۷)

(۸) حیات عیسیٰؑ — مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ (۱۹)

(۹) اکمال دین اتمام نعمت — علی اکبر چشتی (۲۱)

(۱۰) نعت رسول مقبول ﷺ — علی اصغر چشتی (۲۳)

شعبۂ کتابت

حافظ عبدالستار واحدی

غلام یٰسین تبسم

ملتِ اسلامیہ کا بین الاقوامی ہفت روزہ — ختم نبوت

پند و نصائح

افادات عارفی

ضبط و ترتیب مولانا جمیل خان

اپنا عقیدہ صحیح رکھو

ملفوظات طیبات حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب عارفی مدظلہ

فرمایا :- ایک دفعہ ایک شخص میرے پاس آئے کہ فلاں صاحب کہہ رہے تھے، کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ و سلم کو تمام اختیارات دے دیئے۔ جس کو چاہیں جنت میں لے جائیں اور جس کو چاہیں جنت میں نہ لیجائیں آپ کا کیا خیال ہے؟ میں نے کہا بھائی، ان باتوں میں کیا پڑ گئے ہو، اپنے عقائد اور اعمال درست کرو، کوئی جو کچھ کہتا ہے کہنے دو، تم اپنا عقیدہ صحیح رکھو، تمہیں کسی سے کیا غرض، یہ تو شیطان اور نفس تم کو اس میں مشغول کر کے نیک عمل سے روکنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا آپ اتنی دیر میں لاحول اور استغفار پڑھیں، آپ کے لئے مقام شکر ہے، کہ آپ کے دل میں اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کی کراہت ڈالدی، اور آپ یہ کام نہیں کرتے اور آپ نے اس کو بدعت سمجھا تو آپ کا ایمان صحیح ہوگا، اور اگر آپ اسکو وسعت دیں گے تو ہزاروں جماعتیں ہیں کس کس کی بات کا خیال کر سکیں گے۔

فرمایا :- ایک دفعہ میں نے حضرت رحمۃ اللہ سے ذکر کیا اور پوچھا کہ دنیا میں اس وقت بہتّر سے زائد فرقے ہیں اور ہر ایک مدعیٔ صحت ہے اور حدیث شریف میں ہے، کہ ان میں سے صرف ایک فرقہ ناجی ہے باقی تمام گمراہ، تو حضرت رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان ہے وہ سب جنتی ہیں، تو سوال ہوا، کہ پھر یہ بہتّر فرقے کیسے ہوئے؟ تو فرمایا کہ بہتّر فرقے عمل کے اعتبار سے ہیں اور عمل بھی ایمان کے لئے کسوٹی کا درجہ رکھتا ہے، کہ جب تمہارا عقیدہ یہ ہے تو پھر عمل کیوں نہیں کرتے، اس عقیدہ کے مطابق عمل بھی ہے یا نہیں، تو اکثر فرقوں کا عمل نہیں ہوگا، صرف دعویٰ ہی دعویٰ ہوگا عمل کے وقت وہ تاویل اور مصلحت اندیش بن جائیں گے، لیکن جو اہل حق ہیں وہ عمل کے وقت تاویل اور مصلحت کو دور رکھیں گے اور عقیدہ کے مطابق عمل بھی کریں گے اور ان کا عمل صحیح ہوگا اور خود بینی، خودرائی اور تاویل کرنے والے اور مصلحت کی بنا پر عمل کو ترک کرنے والے اہل حق سے نہیں ہوں گے۔

فرمایا :- علماء اور صوفیاء اور اہل طریقت میں بھی باریک فرق ہے، کہ علماء اور فقہاء کرام فتویٰ اور شریعت میں گنجائش اور لوگوں کے آرام اور راحت کا زیادہ خیال کرتے ہیں۔ مثلاً آذان ہوگئی تو کہیں گے بھائی ابھی پندرہ بیس منٹ وقت ہے۔ جب وہ بھی ختم ہو گئے تو کہیں گے کہ جماعت نہ ملی تو کیا! فرض تو ضائع نہیں ہوا ابھی تو وقت ختم نہیں ہوا پھر پڑھ لیں گے۔ لیکن صوفیاء اور اہل طریقت حضرات کہیں گے کہ نہیں، حی علی الفلاح ہو گیا تو اب سوائے نماز کے کسی اور کام میں فلاح نہیں، اس لئے آذان ہوتے ہی نماز کی تیاری میں لگ جاؤ، اپنے کام

باقی صفحہ ۹ پر

ابتدائیہ

اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ والصلوٰۃ والسلام علیٰ

علیٰ من لا نبی بعدہ

ہدایاتِ الٰہیہ سے منہ موڑ کر انسان اندھا اور بہرا ہو جاتا ہے

ع تیز رفتاری ہے لیکن جانبِ منزل نہیں

انسانی زندگی کے ہر شعبہ میں برق رفتاری پیدا ہوگئی ہے اور بعض اوقات یہ سوچ کر حیرت ہوتی ہے، کہ آخر انجام سے بے نیاز طلب مجہول میں انسان اس قدر کیوں رواں دواں ہے۔ کیونکہ آج سے ۱۵/۲۰ سال قبل جس انقلاب کے لئے ایک طویل مدت درکار ہوتی تھی اب وہ چشم زدن میں برپا ہو جاتا ہے۔ مگر یہ سب (برق رفتاری) انسانیت کو کامیابی کے بجائے نامرادی کی جانب لے جا رہی ہے۔ ایک لمحہ کے لئے اگر اس پر غور کیا جائے۔ تو اس کے اصل محرکات اس کے سوا کچھ نہیں) کہ انسان اپنے فرائض کو فراموش کر کے خدائے وحدہٗ لا شریک کی ہدایات اور سید المرسلین خاتم النبیین علیہ الصلاۃ والتسلیم کے اسوۂ حسنہ کو چھوڑ کر طاق نسیان کے حوالہ کر چکا ہے، جس کے نتیجہ میں دنیا و آخرت کے مفاد کو سوچے بغیر اندھا دھند ہر نئی صدا پر لبیک کہتا چلا جا رہا ہے، چاہے وہ دنیا میں اس کے لئے ذلت و بربادی اور آخرت میں لعنت و ہلاکت ہی کا موجب و سبب کیوں نہ ہو۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ ہمیں اپنا مخلوق ہونا ہی تسلیم نہیں، وہ اس لئے اگر ہمیں اپنا مخلوق ہونا تسلیم اور یاد ہوتا تو کم از کم غیروں کی صدا پر لبیک کہہ کر اپنے خالق کے احکامات سے اس طرح بے اعتنائی نہ برتتے) نیز اگر ہم سمجھتے کہ ہم بھی کسی کے بنائے ہوئے ہیں تو طلب مجہولے کے بجائے ہمیں اپنے بنائے جانے (خلقت) کی غرض و غایت کی تلاش ہوتی۔ چنانچہ اسی مرض کی نشاندہی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اے مسلمانو تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے خدا تعالیٰ کو بھلا دیا۔ تو اللہ نے ان سے ان کے نفسوں کی بہتری بھی بھلا دی۔ وہی (یعنی یہ سزا ان لوگوں کو ملتی ہے جو) اللہ تعالیٰ کے قانون کو توڑنے والے ہیں" (سورۃ الحشر)

ایک دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش نفسانی کو اپنا معبود بنا لیا ہے۔ اور باوجود سمجھ کے اللہ تعالیٰ نے اسے گمراہ کر دیا ہے (کیونکہ اس گمراہ نے اللہ تعالیٰ سے ہدایات لینا چھوڑ دی ہیں۔

(سورۃ الجاثیہ)

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی ہفت روزہ ــ ختم نبوت

ابتدائیہ

قرآن مجید کی ان دو آیات کے مفہوم پر غور کرنے سے واضح ہو جاتا ہے کہ ہدایاتِ الٰہیہ سے منہ موڑنے سے انسان گویا بیوقوف، اندھا اور بہرا ہو جاتا ہے۔ یعنی اس کو راہِ حق کی خبر ہوتی ہے اور نہ اس کی تلاش کی فکر، اور ہر نئے پیدا ہونے والے فتنہ کو نہ صرف خوش آمدید کہتا ہے بلکہ اس کو اپنانے میں اپنی کامیابی کا راز مضمر سمجھتا ہے۔ دراصل "خانۂ خالی را دیو گیرد" (غیر آباد گھر میں دیو اپنا ڈیرہ ڈال لیتے ہیں) کے مصداق جس دل و دماغ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے لئے جگہ نہ ہو وہ شیطان کی جولان گاہ بن جاتی ہے۔ جس کے ثمرہ میں وہ ــــــــ اللہ کا بندہ ہونے کے بجائے شیطان کا بندہ بن جاتا ہے۔ اور یہ تو یقینی بات ہے کہ شیطان اپنے ماننے والوں کو کیونکر راہِ راست پر آنے دے گا۔ اس کے برعکس اگر اسی دل کی بنجر زمین میں تعلق مع اللہ اور اطاعت رسول کا بیج بو دیا جائے۔ تو وہ نہ صرف یہ کہ دامِ شیطان سے نکال کر حلقہ بگوشِ رحمٰن بنا دے گا بلکہ کفر و شرک اور غفلت کے سیاہ داغوں کو بھی سطحِ قلوب سے مٹا دے گا اور یہ برق رفتاری بجائے غلط سمت کے صحیح سمت کو ہو جائے گی۔ جس سے یقیناً پوری انسانیت کا رخ اللہ تعالیٰ کی طرف بدل جائے گا اور لوگوں کے خیالات و افکار سوچنے سمجھنے کے انداز، معمولاتِ زندگی، معاشرت، رہن سہن، غرض ہر شعبہ زندگی میں ایسا انقلاب برپا ہو گا کہ شبلیؒ و غزالیؒ کی یاد تازہ ہو جائے گی۔ ہم آخر میں دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو بلکہ پوری انسانیت کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما دیں۔ آمین۔

وما علینا الا البلاغ

سعید احمد عفی عنہ

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

مجلہ اسلامیہ کا بین الاقوامی ہفت روزہ ــــ ختم نبوت

قادیانیت

قادیانی دجل کا ازالہ

از قلم :- عطاء الرحمن رحمانی خانو خیل

قادیانی حضرات اپنے عقائد کو صحیح ثابت کرنے کی خاطر قرآن پاک کی آیات پیش کرتے ہیں اور قرآن پاک کی وہ تفسیر کرتے ہیں۔ جسے پوری امت میں سے کسی نے قبول نہیں کیا۔ قرآن مقدس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ ہونا واضح طور پر ثابت ہے --- جیسا کہ فرمایا :-

وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ط وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۝ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۔ پ ٦ ع ٢ ۔

اور انہوں نے عیسیٰ کو قتل نہیں کیا۔ اور نہ انہیں سولی پر چڑھایا بلکہ ان کو ان کی سی صورت معلوم ہوئی۔ اور جو لوگ ان کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں۔ وہ ان کے حال سے شک میں پڑے ہوئے ہیں اور پیروی ظن کے سوا ان کو اس کا مطلق علم نہیں۔ اور انہوں نے عیسیٰ کو یقیناً قتل نہیں کیا۔ بلکہ خدا نے ان کو اپنی طرف اٹھا لیا۔ اور خدا غالب (اور) حکمت والا ہے۔

احادیث صحیحہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمانوں سے اترنا۔ دجال کو قتل کرنا۔ زمین پر زندہ رہنا اور پھر وفات پانا۔ روضۂ اطہر میں دفن ہونا صراحت کے ساتھ اور مفصل مذکور ہے۔ پوری امت اس کو مانتی چلی آئی ہے۔ قرآن، حدیث، اجماع کے خلاف ایک عقیدہ گھڑ کر اس کی تشہیر و تبلیغ کی جائے۔ مسلمان اس ناانصافی اور ظلم کو کب برداشت کر سکتے ہیں! اسلامی حکومت تو ایسے لوگوں کا وجود زمین پر نہیں دیکھ سکتی۔ اسلامی حکومت ایسے لوگوں کو اقلیت کے حقوق دینے کی روا دار نہیں۔ بلکہ جو مسلمان ایسے عقائد کو قبول کرے تین دن تک اس کو خوب سمجھایا جائے اور اس کے شبہات زائل کئے جائیں۔ اگر دوبارہ اسلام قبول کرے تو فبہا۔ ورنہ اس کو قتل کر دیا جائے۔ لیکن بہت ہی افسوس کی بات ہے کہ مسلمانوں کے ملک اور مسلمانوں کی حکومت میں ایسے لوگوں کی نشو و نما ہو رہی ہے؛ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ختم نبوت کا مسئلہ محتاج دلیل بن گیا ہے۔ یہی ہے۔ مسلمانوں کی کمزوری اور مسلم حکومت کی بے راہروی ابھی تک انگریز نہیں گیا۔ اسی کا قانون اور ضابطہ چل رہا ہے۔ آزادی کے باوجود بھی ہم غلام ہیں۔ کس کے؟ فرنگی قانون کے! قرآن پاک کے ذریعہ مرزائیوں کی دھوکہ دہی دیگر آیات کے علاوہ مندرجہ ذیل آیت سے بھی ہے۔ جس کا جواب شمارہ نمبر ۳۹ میں آچکا ہے۔ ہمارا مقصد اس آیت کی تفسیر سے اسی مضمون کا استدراک ہے۔

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝ (پ ۱۴ ع ۸)

اور جن کی یہ لوگ (خدا کو چھوڑ کر) عبادت کرتے ہیں۔ وہ کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے۔ اور وہ خود ہی مخلوق ہیں اور مردے ہیں زندہ نہیں۔ اور ان کو خبر

قادیانیت

نہیں کہ مردے کب اٹھائے جاویں گے۔
(ترجمہ حکیم الامت تھانویؒ)

۔ کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ماسوا پکارے جانیوالوں کے متعلق فرمایا کہ "وہ مردے ہیں زندہ نہیں" تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی ان لوگوں میں سے ہیں۔ جن کو اللہ کے سوا پکارا گیا۔ تو اس آیت سے معلوم ہوا کہ وہ بھی مرچکے ہیں زندہ نہیں ہیں۔

الجواب

۔ کیا اللہ کے سوا حاجات میں پکارے جانیوالوں میں سے صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں؟ حاجاتِ غائبانہ میں ملائکہ (فرشتوں) کو بھی پکارا گیا۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ أَهٰؤُلَاءِ إِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ ۝ قَالُوا سُبْحَانَكَ أَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُونِهِمْ بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ أَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُؤْمِنُونَ ۝
([illegible])

جس دن اللہ سب کو اکٹھا کرے گا پھر فرشتوں سے کہے گا کیا یہ لوگ تمہاری ہی عبادت کرتے تھے۔ کہیں گے تو پاک ہے شریکوں سے، تو ہی ان کے سوا ہمارا کارساز ہے۔ بلکہ وہ جنوں کی عبادت کرتے تھے۔ اور ان میں بہت سے ان پر ایمان رکھتے تھے۔

اس سے معلوم ہوا۔ کہ مشرکین نے ملائکہ کو معبود بنا لیا تھا۔ یعنی ان کو حاجات کے وقت پکارتے تھے (جواہر القرآن للشیخ القرآنؒ) تو مرزائی اس آیت کی جو تفسیر کرتے ہیں۔ اس کی رو سے ملائکہ کو بھی مردہ ماننا پڑے گا۔ تو کیا وہ مانتے ہیں کہ فرشتے مرچکے ہیں؟ اس لئے اس آیت کی صحیح تفسیر مفسرین کرام سے سنیئے۔
امام فخرالدین رازی رحمتہ اللہ علیہ تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں۔

ان يكون المراد بقوله (وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ من دون الله) الملائكة وكان ناس من الكفار يعبدونهم فقال الله انهم اموات لا يدلهم من الموت غير احياء اى غير باقية حياتهم (وما يشعرون ايان يبعثون) اى لا علم لهم بوقت بعثهم والله اعلم.

اس آیت سے مراد فرشتے بھی ہو سکتے ہیں۔ کافر لوگ انکی عبادت کرتے تھے۔ تو اللہ نے فرمایا کہ وہ مردے ہیں یعنی ان کو موت آئے گی ہمیشہ زندہ نہیں رہیں گے۔ اور ان کو مرنے کے بعد زندہ ہونیکا وقت بھی معلوم نہیں، اللہ زیادہ جانتا ہے۔

{تفسیر کبیر للفخر الرازی رحمۃ اللہ علیہ}

تو حاجت روا، مشکل کشا، حاجات میں پکارنے کے لائق وہی ذات ہے۔ جس پر کبھی موت نہیں آئے گی۔

العلامہ ابوالفضل شہاب الدین السید محمود الآلوسی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں۔

فيرتكب فى (اموات) عموم المجاز فيشمل ماكان له حياة ثم مات كعزير او سيموت كعيسى والملائكة عليهم الصلاة والسلام وما ليس من شانه الحياة اصلا كالاصنام

لفظ اموات میں عموم مجاز مراد لیا جائے۔ تاکہ سب کو شامل ہو جائے جو زندہ تھا پھر مرگیا جیسے حضرت عزیز علیہ السلام یا ابھی تک زندہ ہیں اور مر جائیں گے جیسے حضرت عیسیٰؑ، ملائکہؑ، اور جن میں بالکل زندگی نہیں جیسے بت۔

(روح المعانی ص ۱۲۰ ج ۸)

تو اس لئے اس آیت سے اصنام و اوثان مراد لے کر گلو خلاصی کرنا بہتر نہیں۔

امام المترجمین حضرت شاہ عبدالقادر محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ حاشیہ قرآن مجید میں فرماتے ہیں۔
"شاید ان کو فرمایا جو مرے بزرگوں کو پوجتے ہیں" یعنی جو مرچکے یا مرجائیں گے۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانویؒ لکھتے ہیں -

اور وہ معبودین مردے (بے جان) ہیں (خواہ دواماً جیسے بت یا فی المآل جیسے مرچکے یا فی المآل جو مریں گے مثلاً فرشتے اور جن اور عیسیٰ علیہ السلام وغیرہم زندہ (رہنے والے) نہیں - (بیان القرآن صـ ۳۹)

شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں -

"یعنی جن چیزوں کو خدا کے سوا پوجتے ہیں سب مردے (بے جان) ہیں - خواہ دواماً مثلاً بت یا فی الحال مثلاً جو بزرگ فوت ہو چکے اور ان کو پوجا کی جاتی ہے - یا انجام مآل کے اعتبار سے مردہ ہیں - مثلاً حضرت مسیح - روح القدس اور ملائکۃ اللہ جن کی بعض فرقے پرستش کرتے تھے - بلکہ جن و شیطان بھی جن کو بعض ممسوخ الفطرت پوجتے ہیں - سب پر ایک وقت موت طاری ہونے والی ہے -

تو مندرجہ بالا تصریحات سے معلوم ہوا - کہ آیت کا مفہوم یہ ہے - کہ اللہ کے سوا تم جن لوگوں کو اپنی حاجات میں پکارتے ہو ہمیشہ زندہ رہنا ان کی وصف نہیں کچھ مرگئے کچھ مر جائیں گے - پکارنے کے لائق وہ ذات ہے جس کی شان یہ ہے - وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ الحی القیوم اور حیات و زندگی جس کی صفت ہو اور یہ صفت اس سے نہ کبھی جدا ہوئی اور نہ ہوگی - پس معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰؑ اور ملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام بھی پکارنے کے لائق نہیں - کیونکہ بالآخر انہیں بھی ایک دن ضرور مرنا ہے - تو اس لئے اس آیت سے وفات عیسیٰؑ پر استدلال غلط اور بے بنیاد ہے - جس مفہوم کے اعتبار سے اس آیت میں ملائکہ داخل ہیں - اسی اعتبار سے حضرت عیسیٰؑ بھی داخل ہیں - حیات عیسیٰ علیہ السلام کتاب و سنت و اجماع علماء امت سے ثابت ہے -

اس کا منکر قطعی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے

اللہ تعالیٰ کفر اور ارتداد سے بچائے ایمان کی لازوال دولت سے مالا مال فرمائے - آمین ثم آمین

بقیہ :- افادات

اور مصلحت کو ترجیح نہیں دی جائے گی تو صوفیاء اور اہل طریقت کے یہاں بہت پھونک پھونک کر قدم رکھنا پڑتا ہے اگرچہ شریعت کے اندر گنجائش موجود ہی کیوں نہ ہو -

بقیہ :- خصائل نبویؐ

جب کہ اس باب میں بہت سی روایات اس کے خلاف ہیں اشارہ اس کے ضعف کی طرف ہے - بندہ ناچیز کے نزدیک باب میں داہنے ہاتھ کی قید بیان افضلیت کے لیے ہے اور اس نوع کی روایات بیان جواز کے واسطے ہیں - بعض اکابر نے یہ بھی توجیہ فرمائی ہے کہ ترجمہ میں حسب عادت محدثین کلمہ (ام فی یسارہ) محذوف ہے - یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم انگوٹھی داہنے ہاتھ میں پہنا کرتے تھے یا بائیں میں - اس توجیہ پر کوئی روایت ترجمہ کے غیر مطابق نہ ہوگی -

بقیہ :- حیات عیسیٰ علیہ السلام

لقوله صلى الله عليه وسلم انا اولى الناس بابن مريم ليس بيني و بينه نبي و هو اقرب اليه من غيره فى الزمان و هو اولى بذالك (عمدة القاری صـ ۳۹ - ۱۶۷)

کا ارشاد گرامی ہے کہ "مجھے سب سے زیادہ تعلق عیسیٰ بن مریم علیہما السلام سے ہے کیونکہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا"- پس دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کی بنسبت ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرب زمانی حاصل ہے اس لیے وہ نزول کے زیادہ مستحق تھے -

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

محمد اظہر ربانی

مسلم لیگ کے باغی لیگ میں نہیں رہ سکتے اور قائداعظم کی شان میں گستاخی کرنے والی زبان کھینچ لی جائیگی

مگر

نبی کریمؐ کے باغی دائرۂ اسلام ہی میں رہیں گے؟

سے بندگی پر بھی خدائی کے ہیں دعوے کب سے
اب تو یا رب! ترے بندوں کی طبیعت بدلے

انگریز کا خوشامدی "نبی" قوم کو جہاد کی حرمت و تنسیخ کی تعلیم دیتا ہے تو کعبۃ اللہ پر بم کے گولے گرتے ہیں

سے حرم گرا کے سیمانِ عصرِ حاضر نے
بنائے کاخ فرنگی کو استوار کیا

اور قائد اعظم انگریز کی آنکھ میں آنکھیں ڈال کر بات کرتا ہے تو دیکھتے دیکھتے دنیا کے نقشے پر بفضلہ تعالیٰ اسلام کی سب سے بڑی مملکت کا نقشہ اُبھر آتا ہے اور مطلع کفر سے اسلام کا ستارہ چمک اٹھتا ہے۔ پاکستان پائندہ باد۔

تو اسلام مظلوم و مجبور اور مسجد میں محبوس و محصور ہو کر رہ جاتا ہے، مگر قوم و ملت کا مخلص اور بہادر لیڈر انگریز، ہندو سکھ اور مرزائی کے چنگل سے اسلام کے لیے ایک ملک چھین لیتا ہے اور کشمیر کی پہاڑیوں اور ہمالیہ کی چوٹیوں پر اسلام کا علم لہرا دیتا ہے۔

اسلام زندہ باد۔

اگر گاندھی جی نے قیام پاکستان کو گئو ماتا کی تکا بوٹی سے تعبیر کیا تو تارا سنگھ نے ننگی تلوار کو لہرا کر پاکستان کو چیلنج کیا۔ انگریز کی ساختہ پرداختہ "نبوت" اور پنڈت جواہر لال کا لاہور اسٹیشن پر اپنے رضا کاروں سے پرتپاک خیر مقدم کرانے والی "خلافت" کی مسلسل اور پرجوش مخالفت اور انتہائی معاندانہ روش کے باوجود اس مرد مسلمان کا مطالبہ پورا ہو کر رہا۔ محمد مصطفےٰ کے ادنیٰ امتی، احمد مجتبیٰ کے ایک غلام محمد علی جناح نے لا الٰہ الا اللہ کا نعرہ لگا کر محمد رسول اللہ کے حلقہ بگوشوں کی بقا و حفاظت کے لیے جو مطالبہ پیش کیا، زمین و آسمان کی مخالفت کے باوجود اس پر ڈٹا رہا اور انگریز ہندو۔ سکھ اور مرزائی کی

لمحۂ فکریہ

متنفقہ کوششوں، سازشوں اور ریشہ دوانیوں کے علی الرغم بونہ تعالیٰ پاکستان بے کر رہا۔

اب اگر پاکستان کے اندرہ کر کوئی انسان بانیٔ پاکستان کے خلاف زبان طعن دراز کرے تو اسے برداشت کیا جائے گا؟ قطعاً نہیں!

قائد اعظم کے یوم انتقال پر تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم پاکستان لیاقت علی خاں صاحب نے کیا خوب اعلان فرمایا تھا

آج بھی پاکستان میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو باوجود یہ جاننے کے کہ پاکستان قائد اعظم کی کوششوں اور حوصلہ کا نتیجہ ہے جس میں آج آٹھ کروڑ مسلمان بےفکری سے آرام کی نیند سوتے ہیں۔ قائد اعظم کی شان میں گستاخی کرنے اور زبان طعن دراز کرتے ہیں آپ نے غیظ و غضب کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا جب تک میں وزیر اعظم ہوں میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ قائد اعظم کی شان میں گستاخی کے جرم کو پاکستان کو نقصان پہنچانے کے مترادف سمجھوں گا۔ میری حکومت ان کے خلاف شدید قدم اٹھائے گی اور قائد اعظم کی شان میں گستاخی کرنے والے کی زبان گدی سے نکال دی جائے گی۔

بلاشبہ قائد اعظم پاکستانیوں کے محسن ہیں اور آج ان کی مساعی کے نتیجہ میں آٹھ کروڑ پاکستانی آرام کی نیند سوتے ہیں۔ ایک پاکستانی اگر ان کی شان میں گستاخی کرے تو ضرور گدی سے کھینچ لی جائے مگر سرور کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو محسن کائنات ہیں اور آج حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں ہی کی برکت سے سارا عالم انسانی انسانیت کے شرف سے مشرف ہے، پھر کیا عالم انسانی کے کسی فرد یا کائنات کے کسی ذرے کو محسن کائنات اور رہبر انسانیت کی شان اقدس و اطہر میں گستاخی کی اجازت دی جائے گی؟ (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

ساری کائنات اور پوری انسانیت سے قطع نظر، صرف محدود نظر سے پاکستان ہی کو لیجئے۔ بیشک یہ پاکستان محمد علی جناح نے حاصل کیا مگر کس کے نام پر؟ کیا اس حقیقت کو باور کرنے میں کسی کو ذرہ بھر تامل ہو سکتا ہے کہ بارگاہ رب العزت سے پاکستان کی بھیک قائد اعظم کی جھولی میں ڈالی گئی تو محمد رسول اللہ کے نام پر (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ پھر کیا محمد رسول اللہ کے مقدس نام پر حاصل کی گئی دولت خداداد پاکستان کے طول و عرض میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین برداشت کی جائے گی اور حضور علیہ السلام کی شان اقدس میں گستاخی روا رکھی جائے گی۔

مرزائیت کیا ہے!

کیا یہ اسلام سے کھلی بغاوت نہیں! غلام احمد کون ہے؟ کیا یہ محمد مصطفیٰ کا دشمن، مخالف معاند حریف مقابل اور توہین نہیں!

معزز معاصر "مغربی پاکستان" لاہور میں حضرت مولانا مرتضیٰ احمد خاں صاحب نے یہ لکھتے ہوئے حقیقت کی کیا خوب ترجمانی فرمائی۔

"یہ حقیقت کسے معلوم نہیں کہ فرقہ ضالہ مرزائیہ کے لوگ اور لاہوری کے پیرو کار اپنے جلسوں میں اور اپنی گفتگوؤں میں مسلمانوں کے ہادی و مولا حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخانہ انداز اختیار کرنے کے عادی ہیں بلکہ ان کے "دھرم" کی بنیاد حضرت ختمی مرتبت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان خاتمیت کی

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

لمحۂ فکریہ

کے عقیدہ پر رکھی جا چکی ہے ۔ (۱۹ بی)

سیالکوٹ کے جس حادثہ فاجعہ سے متاثر ہو کر معزز معاصر نے یہ سطور قلمبند کی ہیں (اس میں مرزائی مفتی اللہ دتہ جالندھری نے آنحضرت خاتم الانبیاء والمرسلین کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے : کہ آنحضرت کی نبوت کا دور ختم ہے اب حضرت مرزا صاحب کی نبوت کا زمانہ ہے۔ سیالکوٹ کے غیور و مسلمانوں کی دینی غیرت اور ایمانی حمیت حضورؐ کی ذات اقدس پر اس حملہ کو برداشت نہ کر سکی ۔ انہوں نے قربانی دی ۔ اور وہ ملت کی سرفروش سراپا ایثار دینی جماعت مجلس احرار کی قیادت میں اس جلسہ کو بند کر کے رہے ۔

مسلم پریس نے متفقہ طور پر اس کے خلاف پُرزور صدائے احتجاج بلند کی تو اللہ دتہ مفتی نے یہ بیان شائع کئے ۔

۱۵ جنوری کو سیالکوٹ میں جو ہنگامہ ہُوا ۔ ہُوا ۔ اُس کے لئے یہ وجہ جو تراشی گئی ہے ۔ کہ خاکسار نے اپنی تقریر میں سید الانبیاء خاتم المرسلین حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں توہین آمیز کلمات کہہ دیئے تھے ۔ جنہیں احراری برداشت نہ کر سکے اور انہوں نے شور و شر اور ہنگامہ برپا کر دیا ۔ یہ الزام سرا سر جھوٹا اور ناپاک افترا ہے ۔ اور کوئی احمد سید الاولین و آخرین کی شانِ اقدس کے بارے میں اس قسم کی بات نہیں کہہ سکتا "

(الفضل ۲۴ جنوری ۱۹۵۰ء)

بقیہ :— اکمالِ دین

کر کے فرماتا ہے

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ اور اسی طرح ہم نے تم کو ایک بہتر (درمیانی) امت بنا دیا ہے تاکہ تم لوگوں پر (ہمارے دین و ہدایت کے پہنچانے اور اتمام حجت کے گواہ ہو اور رسولؐ تمہارے اوپر (اسی بات کا) گواہ ہو ۔ (البقرہ ۔ ۱۴۳)

یعنی دین مکمل ہو گیا اور اس لئے سلسلۂ نبوت و رسالت حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر اختتام کو پہنچ گیا اور اب اس دین "کامل الاسلام" کی تبلیغ اور اس کے اوامر و نواہی کو دنیا کے کونے کونے تک اور "تاقیامت آئیندہ نسلوں تک پہنچانا اور ان کے سامنے قولاً و عملاً اس دین حق کی شہادت دینا اور اتمام حجت کرنا اس "اُمت وسطؐ" کے ذمے ہے جس طرح کہ حضور خاتم النبیین ، رحمۃ اللعٰلمین علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے شہادت حق کا حق ادا کیا ۔ اور روز قیامت عدالت خداوندی میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس امت پر اس بات کی گواہی دیں گے اور یہ "امت وسط" تمام اقوام عالم پر شہادت حق دیگی ۔ "القرآن یفسر بعضھا بعض" (قرآن کی بعض آیات) بعض کی تفسیر ہوتی ہیں) کے مصداق سورہ آل عمران کی ۱۱۰ آیت سے اُمت مسلمہ کی اس ممتاز حیثیت کی مزید وضاحت ہو جاتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ رب العٰلمین ، "خیر امۃ" سے اس اُمت کو مخاطب فرماتا ہے۔ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنھون عن المنکر ..... تم بہترین امت ہو ، جو سارے انسانوں کے لئے برپا کی گئی ہے ۔ بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو ..... الخ ..... الخ .....

خوب کہا ہے علامہ ڈاکٹر محمد اقبال رحہ نے ۔

شعلۂ او صد براہیمؑ بسوخت
تا چراغ یک محمدؐ برفروخت
پس خدا برما شریعت ختم کرد
بر رسولِ ما رسالت ختم کرد
رونق از ما محفلِ ایام را
او رسل را ختم و ما اقوام را
خدمتِ ساقی گری با ما گذاشت
داد ما را آخریں جامے کہ داشت
" لا نبی بعدی " ز احسانِ خداست
پردۂ ناموسِ دینِ مصطفٰیؐ است

اخلاقیات

حیا انسانیت کا خاصہ

محمد قاسم کچھی، فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ کراچی ۵

قسط نمبر ا

لغوی معنی یہ عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی رک جانا یا سمٹ جانا کے آتے ہیں۔

اصطلاح عرب میں لوگوں کی نظروں میں معیوب یا مذموم ہونے سے بچنے کی راہ اختیار کرنے کو حیا کہتے ہیں

اصطلاح شرع میں "حیاء" انسان میں ایسا خلق ہے۔ جو معصیت اور معیوب کاموں سے روکتا ہے۔

اصطلاح عارفین میں "حیا" نام ہے، اللہ کی بڑائی کے تصور میں روح کے سمٹ جانے یا سکڑ جانے کا۔

ضرورت حیاء

انسان طبعًا ہم جنس سے انس اور میلان چاہتا ہے اور اس کے لیے ضروری ہے کہ انسان لوگوں کی نظروں میں معیوب ہونے سے بچنے کے لیے حیاء کا دامن پکڑ لے

انسانی فطرت میں حیاء

حیاء کو انسانی فطرت میں جانچنے کے لیے کسی بچہ کی ذاتی عادات پر نظر ڈالتے ہیں

عام طور پر ایک صحت مند بچہ کسی اجنبی کے سامنے آتے ہی سکوت اختیار کر لیتا ہے اور نظریں جھکا لیتا ہے بلکہ چھپنے کی کوشش کرتا ہے اور اہل خانہ کے سامنے اپنے جسم کو ننگا نہیں ہونے دیتا یہاں تک کہ بول و براز کی ضرورت تک کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے۔ اور اس سے بڑھ کر یہ کہ اپنی مشفق ماں سے بھی اپنی غلطی کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے اور خبر ہو جانے کی صورت میں منہ پر مہر سکوت ثبت کر لیتا ہے یہاں تک کہ اپنے حیاء کی داد حاصل نہ کر لے۔ اور اگر ڈانٹ کی نوبت آجاتی ہے تو رو کر اپنا دفاع کرتا ہے۔

انسانوں میں حیادار

حکماء اور فلاسفہ کی جستجو کے مطابق انسان میں تین لطیف قوتوں کا پتہ چلتا ہے۔ عقل، قلب اور نفس۔

عقل سے انسان اس چیز کا ادراک کرتا ہے جو حواس ظاہرہ سے محسوس نہیں ہوتی، قلب معلومات میں محبوب اور مبغوض کا فیصلہ کرتا ہے اور نفس لذتوں کے پیچھے پڑتا اور اپنی طرف کھینچتا ہے۔

اور مشاہدات سے عیاں ہے کہ انسان اپنی جبلت کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں بعض لوگوں کا دل، نفس اور عقل دونوں پر غالب رہتا ہے۔ مثلاً اگر غصہ دکھانے کا موقعہ ہے تو وہ بردباری کا مظاہرہ کرتا ہے اگر کسی منصب کے حصول کا سوال ہوتا ہے تو اس کی منفعت اور لذتوں کو کچھ وقعت نہیں دیتا۔ دوسرے لوگ وہ ہوتے ہیں جن کا نفس، دل اور عقل دونوں پر غالب رہتا ہے اور جب بھی کوئی خواہش ہوئی وہ اس کو حاصل کرنے کے لیے اندھے ہو جاتے ہیں اور انہیں منصب

اخلاقیات

اور وقار کا کچھ پاس نہیں ہوتا اور نہ ذلت اور رسوائی کی پرواہ کرتے ہیں ایسے آدمیوں کو حیوان صفت انسان کہہ سکتے ہیں تیسری قسم میں وہ اشخاص داخل ہیں جن کی عقل، دل اور نفس دونوں پر حاوی رہتی ہے اور ان کا نفس عقل کے تابع اور مطیع ہو جاتا ہے وہ اپنے حسن و قبح اور حب و بغض کا فیصلہ عقل سلیم سے کراتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو فرشتہ خصلت انسان کہا جاتا ہے۔ چوتھا شخص وہ ہے کہ جس پر عزت نفس اور عار سے نفرت کا غلبہ رہتا ہے اور عقل، قلب اور نفس تینوں مغلوب ہو جاتے ہیں اور اپنے اختیار سے ان میں تصرف کرتے ہوئے اپنے آپ کو اخلاق عالیہ سے مزین کرتا چلا جاتا ہے۔ ایسے شخص کو باوقار، باحیاء اور عالی ہمت انسان سے تعبیر کیا جاتا ہے اور یہی انسان انسانیت کے اعلیٰ معیار پر پورا اترتا ہے وہ اپنے خالق اور رب کی رضا کا تابع ہو جاتا ہے اور اس راہ ارتقاء و عروج پر گامزن رہتا ہے۔

کلام اللہ میں ذکرِ حیاء

اب، دنیاء ادب کی افصح و ابلغ ترین اور انسانیت کے لیے معجز ترین کتاب یعنی کلام اللہ القرآن پر بھی نظر ڈالیں تو یہ لفظ یعنی مادۂ حیاء۔ اپنے معنی کی مناسبت سے متعدد مقامات پر استعمال ہوا ہے۔ ایک آیت سے حیا کے معنی کی توضیح ہوتی ہے اور دوسری آیت سے اس کے مستحق ترین فرد کی تعیین اور تیسری آیت سے باحیا انسان اور باحیاء حکمران کا کردار بتایا گیا ہے۔

۱۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَحْیٖٓ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَۃً فَمَا فَوْقَھَا ۔ الآیہ (البقرۃ)

ترجمہ:- اللہ کچھ شرماتا نہیں کہ بیان کرے کوئی مثال ایک مچھر یا اس سے اوپر کی۔

اس آیت کے معنی و مفہوم پر غور کرنے سے مندرجہ ذیل باتیں سمجھ میں آتی ہیں۔

۱۔ اس وقت جہالت و ضلالت میں گئی گزری قوم میں بھی حیا نام کی کوئی چیز تھی جس سے لوگ ایک دوسرے کو عار دلایا کرتے تھے

۲۔ حیاء کا تعلق چیزوں کے بڑا یا چھوٹے ہونے سے نہیں بلکہ یہ نفس کی ایک عادت اور اس کے ایک ملکہ کا نام ہے۔

۳۔ اس میں حیاء کے مفہوم غلط کی نفی ہی نہیں بلکہ حیاء کی حقیقت اور اس سے اعلیٰ درجہ اتصاف کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جس سے وہ اعلیٰ وارفع ذات ہمیشہ متصف ہے۔

۴۔ اس آیت سے یہ بات بھی واضح ہو گئی ہے کہ حق بیان کرنے میں حیا نہیں کرنی چاہیئے۔

۲ فَجَآءَتْہُ اِحْدٰىھُمَا تَمْشِیْ عَلَی اسْتِحْیَآءٍ قَالَتْ اِنَّ اَبِیْ یَدْعُوْکَ لِیَجْزِیَکَ اَجْرَ مَا سَقَیْتَ لَنَا ۔ الآیۃ
(القصص)

ترجمہ:- پھر آئی اس کے پاس ان دونوں میں سے ایک جو شرم و حیا کے ساتھ چل رہی تھی۔ بولی میرا باپ تجھ کو بلاتا ہے کہ بدلہ میں دے حق اس کا کہ تو نے پلا دیے ہمارے جانور

اس آیت سے جو امور سمجھ میں آتے ہیں، یہ ہیں

۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے بہت پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں جب کہ فرعون کا جبر و تشدد شباب پر تھا اس وقت بھی حیاء اپنی آن بان کے ساتھ موجود تھی۔

۲۔ دنیا میں حیا کی مستحق ترین فرد عورت ہے (آئندہ صفحات میں اس کی مزید وضاحت آئے گی)۔

۳۔ راستہ چلتے ہوئے حیاء کی طرف خاص توجہ دینا چاہیئے

۴۔ کسی اجنبی مرد، مقدس یا اوصاف حمیدہ سے ممتاز ترین شخصیت کے سامنے بھی حیا کا دامن نہ چھوڑنا چاہیئے

۵۔ کسی غیر محرم مرد سے، وہ چاہے محبوب ترین شخصیت ہی کیوں نہ ہو ضرورت کے موقعہ پر بات کرتے ہوئے بات مختصر اور بامعنی ہونی چاہیے۔ بات کو طول دینا حیا کے منافی ہے۔

(جاری ہے)

بقیہ :- اکمالِ دین

(میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں) - پر بھی ایمان ضروری ہے کیونکہ پہلے کی طرح دوسرے کا انکار کرنے والا بھی قرآن، حدیث کا منکر ہے - اور جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "کان من اصحاب النّار" (پوری حدیث مضمون کے شروع میں نقل کی گئی ہے) ہمیشہ کے لئے دوزخی اور جہنمی ہے -

۴ - حفاظت قرآن کا ذمہ

یہ اسی تکمیل دین اور ختم نبوت ہی کا تقاضا ہے کہ خدائے عزیز حکیم نے قرآن مجید کی ہر قسم کی تحریف و تبدیل سے حفاظت اپنے ذمے لی اور فرمایا -

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ - اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ ہم ہی نے اس قرآن کو نازل کیا ہے - اور ہم ہی اس کے محفوظ رکھنے والے ہیں -

اور یہ صرف مومنین کا ایمان ہی نہیں بلکہ روئے زمین پر کوئی کافر اور دشمن اسلام بھی ایسا موجود نہیں - جو اس حقیقت سے انکار کر دے کہ اللہ تعالیٰ کی یہ کتاب مبین، قرآن مجید، فرقان حمید حرف بحرف اور لفظ بہ لفظ ہر قسم کی ادنیٰ تحریف و تبدیل اور کمی بیشی سے پاک آج چودہ سو ۱۴۰۰ سال بعد، یکسر موجود ہے - اور تا ابد رہے گا - کیونکہ یہ احکم الحاکمین کی حفاظت میں ہے - کروڑوں نسخوں اور لاکھوں انسانوں کے سینوں میں اسی طرح حرف بحرف محفوظ ہے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہزاروں احادیث مبارکہ کا بے مثل و بے نظیر خزانہ اس کی تفسیر ہے اور تفسیر و فقہ اور دوسرے بے شمار علوم اسلامیہ پر کروڑوں بیش بہا علم کے موتی کتابیں اسی کے لامتناہی علوم و حکم کے لا متناہی خزانے ہیں - جو اس ابدی اور جاری و ساری سرچشمہ سے سیراب ہوا وہ حقیقی علم و حکمت سے بہرہ ور ہوا اور جو اس سے محروم رہا - جہالت و تاریکی اس کی مقدر ہوئی - جو رشد و ہدایت کے اس گلشن بے خار میں آنے سے محروم رہا وہ خار زاروں ہی میں بھٹکتا رہا - کیونکہ یہی وہ کتاب مبین ہے اور اسی کا حامل محتشم، دانائے سبل، ختم الرسل مولائے کل وہ مینارۂ نور ہے جنہیں الٰہ العٰلمین و ارحم الراحمین اور علیم و حکیم اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ابدی ہدایت و رہنمائی کے لئے مقرر فرمایا ہے -

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ - تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور (ہدایت) اور روشن کتاب آچکے ہیں - المائدہ - ۱۵ -

در باغ و بوستانم، دیگر مخواہ میغنے
باغم لبس است قرآن، بستان ما محمدؐ
جانان ما محمدؐ - جانان ما محمدؐ

(خواجہ خواجگان و سلطان ہند حضرت معین الدین ...... چشتی رحمۃ اللہ علیہ)

اور انکے برعکس قرآن مجید سے قبل نازل ہونے والی کتب و صحف سماویہ یا تو سرے سے اب روئے زمین پر موجود ہی نہیں اور اگر ہیں تو وہ اصل سے زیادہ احبار و رہبان کی پیوند کاری ...... اور من مانی تحریفات کے پلندے ہیں - ان کے ساتھ انکے پیروؤں نے جو سلوک کیا - خود اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اسے اس طرح بیان فرماتا ہے -

يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ - پھیرتے ہیں بیبی باتوں کو اپنے اصل ٹھکانوں سے اور بھلا بیٹھے ایک (بڑا) حصہ ان ہدایتوں کا جو انہیں دی گئی تھیں -

آج ان میں سے سب سے آخر میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام پر نازل ہونے والی کتاب "انجیل" ایک کی بجائے چار اناجیل ہیں -

ہر صاحب عقل پر قرآن مجید، فرقان حمید کی اس امتیازی شان کا سبب روز روشن کی طرح واضح اور ظاہر ہوگیا

باقی صفحہ ۱۸ پر

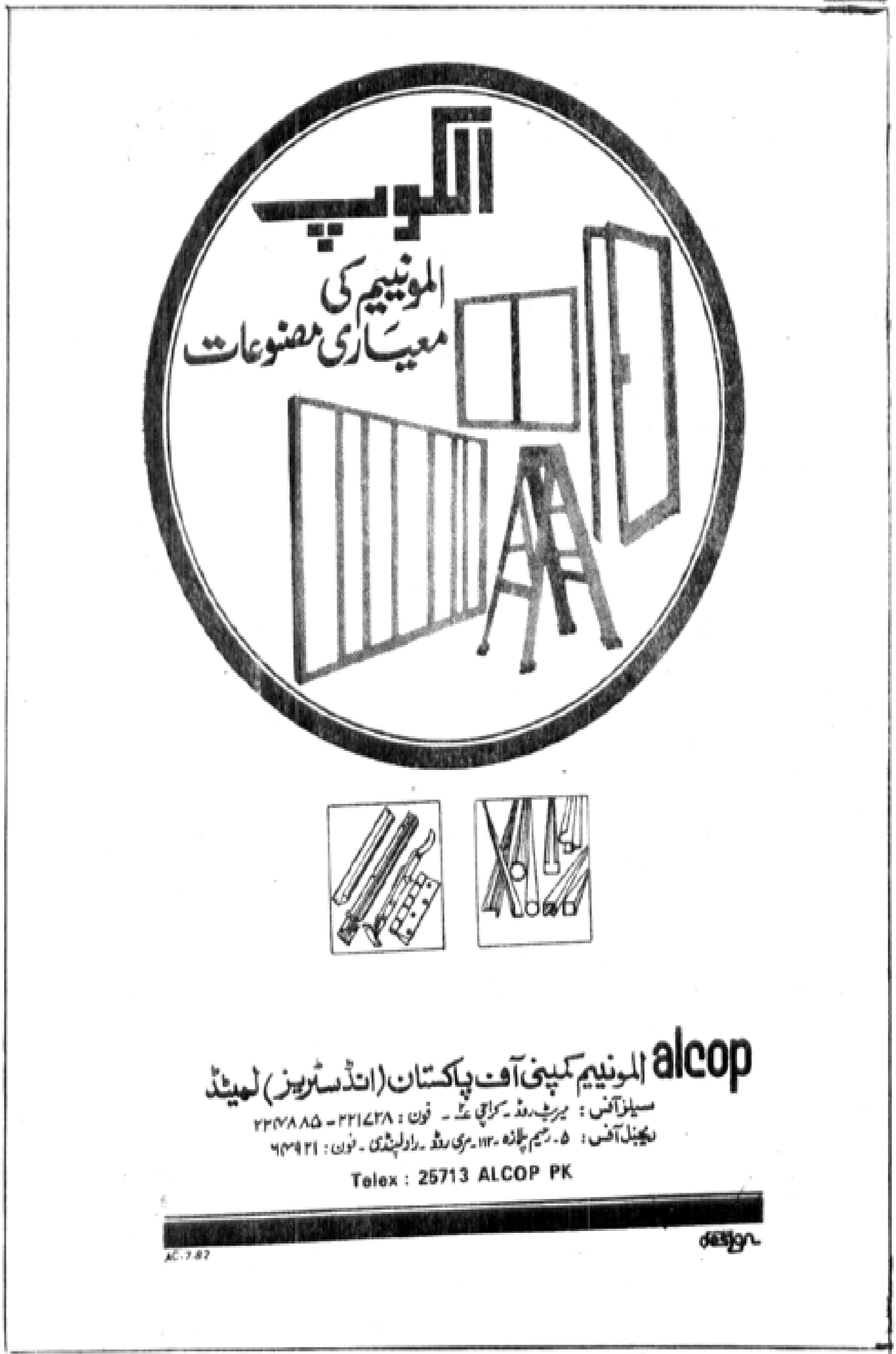

الکوپ
المونیم کی
معیاری مصنوعات
alcop المونیم کمپنی آف پاکستان (انڈسٹریز) لمیٹڈ
سیلز آفس : میریٹ روڈ ۔ کراچی ۲ ۔ فون : ۲۳۱۷۲۸ – ۲۳۲۷۸۸۵
ریجنل آفس : ۵ ۔ رحیم پلازہ ۱۱۲ ۔ مری روڈ ۔ راولپنڈی ۔ فون : ۶۳۹۲۱
Telex : 25713 ALCOP PK
design
AC-7-83

کاروان

کاروانِ ختم نبوت

منزل بہ منزل

ترتیب
چشتی صابری

صدر ضیاء سے مولانا محمد اسلم قریشی کی بازیابی کا مطالبہ

قرآنی اقدار کو پامال کرنے پر خواتین کو سزا دینے کا مطالبہ

کنری میں ایک قادیانی کا قبولِ اسلام

گوجرانوالہ سے مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے جنرل سیکرٹری جناب محمد ثاقب صاحب لکھتے ہیں کہ جمعہ کے دن گوجرانوالہ کی تمام مساجد میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد اسلم قریشی صاحب کی پُراسرار گمشدگی پر تشویش کا اظہار کیا گیا اور یقین کی حد تک یہ شبہ ظاہر کیا گیا کہ مولانا محمد اسلم قریشی صاحب کو مرزائیوں نے اغوا کر لیا ہے۔

مولانا زاہد الراشدی صاحب، مولانا صوفی عبدالحمید صاحب مولانا حکیم عبدالرحمٰن آزاد صاحب، مولانا مفتی محمد نعیم اللہ صاحب مولانا ناصر محمود صاحب، مولانا محمد خشا صاحب، مولانا عبدالرحمٰن واصل صاحب، قاضی عطاء اللہ صاحب، مولانا گل محمد توحیدی صاحب، مولانا حبیب الرحمٰن صاحب یزدانی، اور دیگر علماء کرام نے مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے دی گئی قرارداد پڑھ کر حاضرین کو سے منظور کرائی۔ جس میں صدر پاکستان اور گورنر پنجاب سے اپیل کی گئی ہے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد اسلم قریشی کی بازیابی کے لیے ذاتی دلچسپی لے کر صورت حال کو کشیدہ ہونے سے بچائیں۔

ٹنڈو آدم

ٹنڈو آدم سے مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کے ناظم جناب مولانا عرفان قادری صاحب اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ مورخہ ۱۸ فروری کو جامع مسجد ٹنڈو آدم میں عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا احمد میاں حمادی فرمایا کہ اس مملکت خدا داد

پاکستان میں دین قیم کے خلاف جو بھی آواز اٹھتی ہے اس میں قادیانیوں کا ہاتھ ہوتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ کوئی بھی مسلمان قرآن مجید کو کلام الٰہی مانتے ہوئے اس کے خلاف تحریک چلانے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ جن نام نہاد مسلم خواتین نے قرآن مجید کے نص قطعی کے خلاف جلوس نکال کر صد درجہ مذموم حرکت کی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے شوہر قادیانیوں کے ایجنٹ ہیں۔ جمعہ کے اس عظیم اجتماع میں مندرجہ ذیل قرار دادیں بھی پاس ہوئیں۔

۱ جمعہ کا یہ عظیم اجتماع لاہور اور کراچی میں نام نہاد مسلم خواتین کے اس مظاہرہ کی پر زور مذمت کرتا ہے۔ جو انہوں نے قانون شہادت کے خلاف کیا اور ان کے اس مظاہرہ کو نہایت ہی نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

۲ یہ اجتماع ان نام نہاد مسلم خواتین کے آفیسرز شوہروں کو ملازمت سے برطرف کرنے اور ان خواتین کو قرآنی اقدار کو پامال کرنے کی پاداش میں سخت سزا دینے کا مطالبہ کرتا ہے۔ جمعہ کا یہ اجتماع اس یقین کا اظہار کرتا ہے کہ ان خواتین کو اسلام سے کوئی تعلق نہیں انہوں نے جو کچھ بھی کیا ہے وہ اسلام دشمن عناصر کے شہ پر کیا ہے۔ لہٰذا حکومت کو چاہیئے کہ اس سلسلہ میں ان کے خلاف باضابطہ کارروائی کرے۔

کنری

کنری ضلع تھرپارکر سے جناب نذیر احمد قائم خانی اپنی ارسال کردہ رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ مورخہ ۸ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۳ھ کو جامع مسجد بخاری میں مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے مبلغ مولانا ضیاء الدین آزاد صاحب کے ہاتھ پر محمد اکبر شاہ قادیانی نے اسلام قبول کرتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی کو جھوٹا، کذاب، دجال اور ملعون قرار دیا۔ اس جمعۃ المبارک کے اجتماع پر اللہ اکبر، ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعرے بلند ہوئے۔ اور قادیانیت مردہ باد اور غلام احمد مردود کے فلک شگاف نعرے بھی لگے۔ مسلمان ہونے والوں میں محمد اکبر صاحب کی اہلیہ اور بچے بھی شامل ہیں۔ ان سب حضرات نے مشترکہ طور پر مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔

کنری ہی سے جناب نذیر احمد قائم خانی لکھتے ہیں کہ گذشتہ دنوں جامع مسجد تھاہی میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان سے ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس سے خطاب کرتے ہوئے جناب قاضی اللہ یار صاحب نے کہا کہ مسلمانان عالم کے لیے یہ انتہائی فخر کی بات ہے کہ وہ نبی رحمت سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسٰی علیہ السلام تک جتنے انبیاء کرام اس دنیا میں تشریف لائے۔ ہر ایک نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی شہادت دی اور اپنی قوم کو بتایا کہ دین حق کی تکمیل آپ ہی کے ہاتھوں سے ہوگی۔

رب العزت نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی بنا کر بھیجا اور علی الاعلان ارشاد فرمایا۔

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ
وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ۔

کاروان

آپ نے ختم نبوت کے سلسلے میں شرکاء جلسہ کو مختلف دلائل دے کر محظوظ کیا۔ قاضی اللہ یار صاحب کے بعد مولانا اللہ وسایا صاحب نے خطاب کیا اور کہا کہ جس طرح خدا وند قدوس کے سوا کوئی خدا نہیں کعبۃ اللہ کے بعد کوئی دوسرا کعبہ نہیں۔ قرآن مجید کے بعد کوئی دوسری آسمانی کتاب نہیں۔ اسی طرح ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔

جو لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی علیہ اللعنۃ کو نبی مانتے ہیں وہ ملعون ہیں، کافر ہیں دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔ اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں۔ اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے۔ اس کے اندر ہم کسی غیر مسلم فرقے کی تبلیغ کو ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔

بقیہ:- اکمالِ دین

ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے آخری اور کامل پیغمبر خاتم النبیین و رحمۃ للعالمین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم پر نازل ہونے والا کامل دین کی کامل کتاب ہے۔

اے سرورِ دیںؐ، شب جس کو نہیں،
بخشے وہ سویرا، کملی تیری کالے۔

مظفر وارثی

۵ امۃ وسط اور "خیر امۃ"

اور یہ بھی اسی "ختم نبوت" اور "تکمیل دین" ہی کا تقاضا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے امۃ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ و السلام، کو "امۃ وسطاً" اور خیر امۃ (درمیانی امۃ اور بہترین اُمۃ) کے ممتاز مرتبے پر فائز کیا۔ اللہ تعالیٰ اس امت کو مخاطب

باقی صفحہ ۱۲ پر

حیاتِ عیسیٰؑ

رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام
کے بارے میں نویں صدی کے اکابرین امت کا عقیدہ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

شیخ الاسلام البیجوریؒ کا عقیدہ

شیخ الاسلام برہان الدین ابو اسحاق ابراہیم بن احمد بن عیسیٰ البیجوری (۸۲۵ھ) "جوہرۃ التوحید" کی شرح تحفۃ المرید علی جوہرۃ التوحید" میں لکھتے ہیں:۔

وقال تعالیٰ "وخاتم النبیین" و یلزم منه ختم المرسلین لانه یلزم من ختم الاعم ختم الاخص من غیر عکس۔ ولا یشکل ذلك بنزول سیدنا عیسیٰ علیه السلام فی آخر الزمان۔ لانه انما ینزل حاکماً بشریعة نبینا و تبعاً له۔ ولاینا فی ذلك انه حین نزوله یحکم برفع الجزیة عن اهل الکتاب ولایقبل منهم الا الاسلام او السیف لان نبینا اخبر بانها مغیاة الی نزول عیسیٰ (علیه السلام) فحکمه بذالك انما هو بشریعة نبینا۔ (ص ۷۰)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں" وخاتم النبیین" اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے سے رسولوں کا ختم ہونا بھی لازم آتا ہے، کیونکہ نبی عام ہے اور رسول خاص۔ اور عام کے ختم ہونے سے خاص کا ختم ہونا خود بخود لازم آتا ہے۔ اس کے برعکس خاص کے ختم ہونے سے عام کا ختم ہونا لازم نہیں آتا۔ اور ختم نبوت پر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا آخری زمانہ میں نازل ہونا محل اشکال نہیں۔ کیونکہ وہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے "تابع ہوں گے اور اسی کے مطابق حکومت کریں گے اور یہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونے کے بعد اہل کتاب سے جزیہ اٹھا دیں گے۔ اور ان سے اسلام یا تلوار کے سوا کسی چیز کو قبول نہیں کریں گے۔ یہ بھی ختم نبوت کے منافی نہیں، کیونکہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے فرما دیا ہے کہ جزیہ کا حکم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے تک ہے۔ پس عیسیٰ علیہ السلام کا رفع جزیہ کا حکم کرنا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے موافق ہوگا۔

شیخ ابن تمجیدؒ کا عقیدہ

تفسیر بیضاوی کے محشی شیخ مصطفیٰ بن ابراہیم الشہیر ابن التمجید (۸۴۲ھ) سورۂ آل عمران کی آیت "انی متوفیك و رافعك" کے تحت لکھتے ہیں:۔

قوله اوقابضك او متوفیك تاماً وانما احتیج فی معنی متوفیك الی ارتکاب هذه الوجوه لما ان توفی عیسیٰ علیه السلام انما یکون بعد رفعه الی السماء لقوله

اور متوفیك میں ان توجیہات کی ضرورت اس لیے پیش آئی کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کی وفات آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں" اور انہوں نے نہ آپ کو قتل کیا اور نہ سولی پر چڑھایا بلکہ ان کو اشتباہ ہو گیا ہے۔۔۔ اور انہوں نے یقیناً آپ کو قتل

وما قتلوہ وما صلبوہ و لکن شبہ لھم" الی قولہ بل رفعہ اللہ الیہ الخ۔

نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی طرف (آسمان پر) اٹھا لیا۔

(حاشیہ ابن تمجید علی البیضاوی۔ ص ۶۲ ج ۱)

اور سورۃ نساء کی آیت "وان من اہل الکتاب" کے ذیل میں لکھتے ہیں:۔

وقیل الضمیران لعیسیٰ ای الضمیر فی "بہ" و "موتہ" لعیسیٰ فیکون المراد بالایمان المدلول علیہ بقولہ لیؤمنن بہ الایمان بعیسیٰ بعد نزولہ فی آخر الزمان (ص ۲۹۳) (ج ۱)

اور کہا گیا ہے کہ "بہ" اور "موتہ" کی دونوں ضمیریں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہیں۔ پس جو ایمان کہ ارشاد خداوندی "لیؤمنن" کا مدلول ہے اس سے مراد یہ ہے کہ اہل کتاب عیسیٰ علیہ السلام پر ان کے آخری زمانے میں نازل ہونے کے بعد ایمان لائیں گے۔

علامہ عینی کا عقیدہ

الامام الحافظ القاری علامہ بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد العینی الحنفی (۸۵۵ھ) عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری "باب نزول عیسیٰ علیہ السلام" کے ذیل میں لکھتے ہیں:۔

ای ھذا باب بیان نزول عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام یعنی فی آخر الزمان۔

یعنی یہ باب ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آخری زمانے میں نازل ہونے کے بیان میں۔

(ص ۳۵، ج ۱۶)

اس باب میں موصوف نے تفصیل سے نزول عیسیٰ علیہ السلام کی احادیث ذکر کی ہیں اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کی حکمتوں کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

فان قلت ما الحکمۃ فی نزول عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام و لخصوصیتہ بہ

اگر کہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نازل ہونے میں کیا حکمتیں ہیں۔ اور ان کی خصوصیت کی کیا وجہ ہے تو جواب یہ ہے

قلت فیہ وجوہ۔

کہ اس کی کئی وجوہ ہیں:۔

الاول للرد علی الیہود فی زعمھم الباطل انھم قتلوہ وصلبوہ فبین اللہ تعالیٰ کذبھم وانہ ھو الذی یقتلھم۔

اول یہ کہ اس سے یہود کے زعم باطل کا رد کرنا مقصود ہے کہ انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کا جھوٹ کھول دیا اور یہ بتا دیا کہ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی یہود کو قتل کریں گے۔

٭ ٭ ٭

الثانی لاجل دنو اجلہ لیدفن فی الارض اذ لیس لمخلوق من التراب ان یموت فی غیر التراب۔

دوم یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ اٹھایا گیا تھا اور ان کا وقت موعود قریب آنے کی وجہ سے ان کو نازل کیا گیا تاکہ زمین میں دفن ہوں کیونکہ جو مٹی میں پیدا ہوا اس کی موت بھی زمین کے سوا دوسری جگہ نہیں ہو سکتی۔

٭ ٭ ٭

الثالث لانہ دعا اللہ تعالیٰ لما رای صفۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم و امتہ ان یجعلہ منھم فاستجاب اللہ دعاءہ و ابقاہ حیا حتی ینزل فی آخر الزمان ویجدد امر الاسلام فیوافق خروج الدجال فیقتلہ۔

سوم:۔ انہوں نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آپ کی امت کی صفت دیکھی تو اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ ان کو بھی اس امت میں شامل کر دے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کو آسمان پر زندہ رکھا یہاں تک کہ آخری زمانہ میں نازل ہوں گے دین اسلام کی تجدید کریں گے۔ اس وقت دجال نکلا ہوا ہوگا۔ اس کو قتل کریں گے۔

الرابع لتکذیب النصاریٰ و اظہار زیفھم فی دعواھم الا باطیل وقتلہ ایاھم

چہارم ان کا نزول نصاریٰ کی تکذیب ان کے باطل دعووں کی کجی کے اظہار اور ان کے قتل کے لیے ہوگا۔

٭ ٭ ٭

الخامس ان خصوصیتہ بالامور المذکورۃ

پنجم امور مذکورہ میں ان کی خصوصیت کی وجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

باقی صفحہ ۹ پر

تحریر:۔ علی اکبر چشتی

اِکمالِ دِین اِتمامِ نعمۃ

رَحْمَۃُ اللِّلْعٰلَمِیْن

اور اب اس بحث کو مزید آگے بڑھانے سے پہلے انبیاء سابقین علیہم السلام اور خاتم الانبیاء والمرسلین حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتوں سے متعلق قرآن حکیم کی چند آیات کریمہ، مشتے نمونہ از خروارے، یہاں نقل کرتا ہوں۔۔

انبیاء سابقہ کے دائرہ نبوت و رسالت کی وسعت زمانی و مکانی کے متعلق خدا وند قدوس کا ارشاد ہے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِہٖ الآیۃ
اور تحقیق ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ (انہوں نے فرمایا کہ اے میری قوم) میں تمہیں صاف صاف خبردار اور ہوشیار کرنے آیا ہوں۔ ہود - ۲۵

وَ اِلٰی عَادٍ اَخَاھُمْ ھُوْدًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَالَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ ۔
اور (قوم) عاد کی طرف (ہم نے) ان کے بھائی ہودؑ (کو بھیجا) اس نے کہا۔ اے میری قوم! اللہ کی بندگی کرو۔ تمہارا اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ ھود - ۵۰

وَ اِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاھُمْ صٰلِحًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ ۔۔۔ الخ
اور (قوم) ثمود کی طرف (ہم نے) ان کے بھائی صالحؑ (کو مبعوث کیا)۔ اس نے کہا۔ اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو۔ الخ - ہود - ۶۱

وَ اِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ ۔۔۔ الخ
اور مدین (والوں) کی طرف (ہم نے) ان کے بھائی شعیبؑ (کو بھیجا) اس نے کہا۔ اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو۔ الخ ہود - ۹۴

اور یہی حال انبیاء بنی اسرائیل کا بھی ہے کہ وہ بھی ایک قوم (بنی اسرائیل) کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوتے رہے کیونکہ اس وقت دنیا کی تہذیبی اور تمدنی حالت کا تقاضا ہی یہی تھا۔ انسانی بستیاں ایک دوسرے سے الگ تھلگ واقع تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے اولو العزم پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کے آخری رسول حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے متعلق قرآن مجید میں آتا ہے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَا وَ سُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ۝ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَمَلَاْئِہٖ ۔۔۔ الخ
اور بے شک ہم نے موسیٰؑ کو اپنی نشانیوں اور واضح سند کے ساتھ فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا۔۔ الخ - ہود - ۹۸

وَ اِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ ۔۔۔ وَ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗٓ اَحْمَدُ
اور یاد کرو جب عیسیٰؑ مریم کے بیٹے نے کہا۔ اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا پیغمبر ہوں۔ اور اپنے بعد آنیوالے ایک رسول کی خوشخبری

سنانے والا ہوں جس کا نام احمدؐ (یعنی خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔ الصف - ۶

اور اب آیئے قرآن حکیم و فرقان حمید میں خاتم الانبیاء رحمۃ للعلمین حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ روحی وابی وامی) کی نبوت و رسالت کی عالمگیریت و ابدیت پر نظر ڈالتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا۔ اور ہم نے تمہیں (اے محمدؐ) سبھی انسانوں کی طرف خوشخبری سنانے والا اور ہوشیار و خبردار کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔

سبا - ۲۸ ...

یعنی نبی محتشم صاحب لولاک و سراج صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کے ہر۔ نبی علیہ السلام کا مخاطب صرف ایک قوم (مثلاً۔ عاد، ثمود۔ بنی اسرائیل، مدین والے وغیرہ) تھی۔ اور انہوں نے دعوت حق دیتے ہوئے اپنی اپنی قوم ہی کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا "یاقوم" (اے میری قوم!) "یا بنی اسرائیل" (اے بنی اسرائیل) وغیرہ۔ لیکن حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعلمین کی حیثیت سے سارے عالم انسانیت (کافۃ للناس) کے لئے ہدایت و رحمت اللہ تعالیٰ کی طرف سے بنکر آئے۔

"وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ"

تمام جن و انس اور کائنات کا ذرہ ذرہ اس رحمت پروردگار ہی سے مستفیض اور اس سراج منیر سے مستنیر ہے۔

اس میں نہ تو قریش اور غیر قریش کا فرق ہے۔ نہ عرب اور عجم کا نہ کالے اور گورے کا۔ بلکہ جہاں تک خدائے رب العلمین کی خدائی اور بادشاہت ہے وہاں تک رحمۃ للعلمین محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت اور ہدایت و رحمت ہے۔ جہاں تک خدائی وہاں تک محمدؐ "

قُلْ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا الَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ (اے محمدؐ) کہدے۔ اے لوگو! میں تم سب کی طرف (اس) اللہ کا رسول ہوں جس کے لئے آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہت ہے۔ اعراف - ۱۵۸

اور اسی مناسبت سے آپ پر نازل ہونے والی روشن کتاب "قرآن مجید فرقان حمید کی بھی یہی امتیازی شان ہے۔ سورۃ الفرقان کی پہلی آیت کریمہ ہے:

تبٰرک الذی نزل الفرقان علیٰ عبدہٖ لیکون للعلمین نذیراً o الذی لہٗ ملک السمٰوٰت والارض۔ کیا ہی برکت والی ہے (وہ ذات باری تعالیٰ) جس نے اپنے (پیارے) بندے پر فیصلہ کن کتاب اتار دی تاکہ وہ تمام عالم کو ہوشیار و خبردار کرنے والا ہو۔ وہ (اللہ) جس کے لئے ہی تمام آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے۔

اور اب ان آیات قرآنیہ کا خلاصہ، کہیئے یا تفسیر، ایک مختصر سی حدیث رسول ﷺ میں ملاحظہ کرتے ہیں۔ کہ آیات قرآنیہ شان رب العلمین کا مظہر ہیں تو یہ شان رحمۃ للعلمین کا ترجمان ہے۔

کان النبی یبعث الیٰ قومہٖ خاصۃً و بعثت الی الناس عامۃً۔ مجھ سے پہلے کا ہر نبی ﷺ مخصوص طور پر اپنی ہی قوم کے پاس نبی بنا کر بھیجا جاتا تھا اور میں تمام انسانوں کی طرف نبی بنا کر مبعوث کیا گیا ہوں۔

یہ تھا مختصر سا بیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ روحی وامی وابی) کی شان رحمۃ للعلمین کا جو کہ دین کی افقی اور مکانی تکمیل کا مظہر ہے یعنی جس طرح کہ "الاسلام" تمام آفاق عالم اور تمام انسانوں کا دین ہے۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام آفاق عالم اور سب جن و انس کی طرف اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ جیسا کہ ابھی ہم نے آیات کلام اللہ اور حدیث نبوی ﷺ میں ملاحظہ کیا۔ اور جس پر کہ خود اسلام اور ذات رحمۃ للعلمین کا جمال و کمال شاہد عادل ہے۔

۳ـ خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جس طرح حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی شان رحمۃ اللعلمین دین کی اُفقی اور مکانی تکمیل کا مظہر ہے اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ و سلم کی شان خاتم النبیین دین کی عمودی اور زمانی تکمیل کا مظہر ہے ۔ یہ ایک بدیہی حقیقت ہے جو کسی بھی صاحب عقلِ سلیم سے پوشیدہ نہیں ہو سکتی کہ اللہ تعالٰی کی دین و ہدایت اور نبوت و رسالت ایک دوسرے سے الگ الگ نہیں ہو سکتے ۔ لہٰذا جب دین کی تکمیل ہو گئی اور خود اللہ تعالٰی نے اُس کا اعلان کر دیا تو نبوت و رسالت کی تکمیل لازماً ساتھ ہو گئی ۔ کیونکہ دونوں کی تکمیل لازم و ملزوم ہے اور پھر نبوت و رسالت تو اللہ تعالٰی کے دین و ہدایت کا بندوں تک پہنچانے کا ذریعہ ہے ۔ تو جب مقصد ہی کی تکمیل ہو گی ۔ تو ذریعہ کی کونسی صورت باقی رہی ۔ لہٰذا اس روشن حقیقت سے ہی شک و شبہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی کہ جب اللہ تعالٰی نے یہ اعلان کر دیا کہ " آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی یہ عظیم نعمت پوری کر دی اور " الاسلام " کو تمہارے لئے بحیثیت دین کے پسند کیا " تو گویا یہ اعلان بھی کیا گیا کہ آج نبوت و رسالت کے " سلسلۃ الذہب " کی تشکیل کر دی گئی یہ نعمت عظمٰی تم پر تمام کر دی گئی اور محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ روحی وامی وابی) کو ہم نے تمہارے لئے " تا قیام قیامت نبی و رسول اور ہادی برحق کی حیثیت سے پسند کیا " اور صرف ایک کافر اور خدا ، رسول اور قرآن و حدیث کا منکر ہی ہادی برحق حضور خاتم النبیین کے بعد (غلام احمد) نبوت کا دعوٰی کر سکتا ہے ۔

لیکن خدائے علیم و حکیم نے صرف تکمیل دین کے اعلان پر ہی اکتفاء نہیں کیا بلکہ اتمام حجت کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کے خاتم النبیین (آخری نبی) ہونے کا بھی اعلان فرما دیا ۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۔ محمدؐ تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں مگر اللہ کا رسول اور نبیوں کا (سلسلہ) ختم کرنے والا ہے ۔

* * *

اور صاحب قرآن خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و سلم نے اپنی سینکڑوں احادیث مبارکہ میں اس کی ایسی تفسیر و توضیح فرما دی کہ کسی کافر دشمن اسلام کے لئے کوئی عذر یا حجت باقی نہ رہا ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔

(۱) اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ ۔ میں خاتم النبیین ہوں (یعنی) میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا ۔ (صحیح مسلم)

* * *

(۲) ختم بی النبیان ختم بی الرسل ۔ میرے ساتھ (نبوت کی) عمارت کی تکمیل ہو گئی اور پیغمبر میرے ساتھ ختم ہو گئے ۔ (بخاری و مسلم ـ بحوالہ مشکوٰۃ)

(۳) ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی ۔ سلسلہ نبوت و رسالت (تمام ہو کر) منقطع ہو گیا ۔ پس میرے بعد کوئی رسول نہیں اور کوئی نبی نہیں ۔ (ترمذی)

ان احادیث مبارکہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر پہلو سے " خاتم النبیین " کی تفسیر کی اور اسے " لا نبی بعدی " سے تعبیر فرمایا کہ " میرے بعد کوئی نبی نہیں " ۔ لہٰذا ایک مسلمان کے لئے جس طرح " لا الٰہ الا اللہ " (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) پر ایمان لانا لازم ہے اسی طرح قول رسول صلی اللہ علیہ وسلم " لا نبی بعدی "

بقیہ صفحہ ۱۵ پر

WEEKLY Khatme-Nubbuwat KARACHI
Registered S. No. 3220

نہیں چین اس چمن میں ، ہمیں لے چلو یہاں سے
میں سحر سے سن رہا ہوں ، یہ صدا - یہاں وہاں سے
کوئی ہوش میں نہیں ہے - ہے ہر ایک مست و مدہوش
جو بھی آگیا وہاں سے ، وہی چل پڑا یہاں سے
میں بس ایک ہی تمنا لیے دل میں جی رہا ہوں
کہ شرابِ عشق پی کر تیرا نام لوں زباں سے
تیری دید کی تمنا ہی سے زندگی ہے قائم
تیرا نام لیتے لیتے میں چلوں گا اس جہاں سے
اے جانے والے سن لے ذرا احتیاط رکھنا
وہ نہ آسکا ادھر پھر جو گذر گیا یہاں سے
تیرے ہجر کے غموں سے میری ہو گئی یہ حالت
تیرے عشق ہی میں رویا میرا دل کہاں کہاں سے
تیری یاد میں جو لذت ہے اے والیٔ مدینہ
اسی میں ہے مست چشتی نہ اٹھے گا اب یہاں سے